السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء یعنی سبحانک اللھم کا پڑھنا فرض ہے، واجب ہے، سنت یا مستحب ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب تحریر فرمائیں۔-1

(کیا ہر رکعت کے شروع میں ثناء پڑھنی چاہیے۔ (سائل: مولوی عبدالرشید جوڑے ضلع قصور:۲

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس مسئلہ میں اختلاف ہے، بعض علماءؒ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء کے وجوب کے قائل ہیں اور وہ حدیث مسیئ الصلوۃ کے ان الفاظ سے استدلال کرتے ہیں:

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ : " اِنَّہٗ لَا تَتِمُّ صَلَاۃٌ لِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ حَتّٰی یَتَوَضَّاَ، فَیحسِن الْوُضُوءَ - یَعْنِی مَوَاضِعَہٗ - ثُمَّ یُکَبِّرُ، وَیَحْمَدُ اللّٰہَ جَلَّ [ص: 227] وَعَزَّ، وَیُثْنِی عَلَیہِ، الحدیث)) (عون المعبود: باب صلاۃ من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود ج ۱ ص ۳۲۰)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کی نماز اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک وہ شرعی وضو کر کے تکبیر تحریمہ کے بعد اللہ عزوجل کی حمد وثناء نہ کرے۔''

شارح ابی داوٗد حضرت مولانا شمس الحق محدث ڈیانوی اور محدث دور حاضر الشیخ محمد ناصر الدین رحمہ اللہ کے نزدیک حمد وثناء واجب ہے۔ چنانچہ عون المعبود شرح ابی داوٗد میں ہے:

(وفیه وجوب الحمد والثناء بعد تکبیر التحریمة)) (ج ۱ ص ۳۲۰))

''یہ حدیث اس امر کی دلیل ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد قراءت سے پہلے حمد ثناء واجب ہے۔''

نیز دیکھیے علامہ محمد ناصر الدین کی کتاب صفۃ صلاۃ النبی (ص ۲) گویا ان کے نزدیک لاتتم صلاۃ لاحد من لا نفی الصحۃ ہے، تاہم اکثر علمائے اسلام کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے بعد والی حمد ثناء سنت ہے، واجب نہیں اور وہ اس لا کو لانفی کمال قرار دیتے ہیں۔ امام ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں:

(وجملة ذلک أن الاستفتاح (سبحانک اللھم وغیره) من سنن الصلوۃ فی قول أکثر أھل العلم وکان مالک لا یراه)) (کتاب المغنی مع شرح الکبیر، فصل الاستفتاح ج ۱، ص ۵۱۵۔))

خلاصہ یہ کہ اکثر علمائے امت کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے بعد والی حمد وثناء نماز کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے۔ مگر امام مالک سرے سے اس کے قائل ہی نہیں۔

امام شوکانی، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی توجیہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث ثناء کی شرح میں لکھتے ہیں:

(وَالْحَدِیثَانِ وَمَا ذَکَرَہُ الْمُصَنِّفُ مِنَ الْآثَارِ تَدُلُّ عَلَی مَشْرُوعِیَّۃِ الِاسْتِفْتَاحِ بِہَذِہِ الْکَلِمَاتِ)) (نیل الاوطار: باب ذکر الاستفتاح بین التکبیر والقراۃ ج ۲ ص ۲۹۶، ۱۹۲))

''یہ دونوں حدیثیں اور دوسرے آثار ثناء کے سنت اور مشروع عمل ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔''

محمد سابق مصری بھی حمد وثناء کو مندوب یعنی مشروع عمل ہی قرار دیتے ہیں جیسا کہ لکھتے ہیں:

(یندب للمصلی أن یأتی بأي دعاء من الادعیة التی کان یدعو بها النبی صلی اللہ علیه وسلم ویستفتح بها الصلاۃ)) (فقه السنة: باب سنن الصلوۃ ج ۱ ص ۱۲۴، ۱۲۱))

اس احقر الناس کے نزدیک بھی اکثر علماء ہی کا قول راجح ہے۔ لہٰذا اگر آدمی ثناء پڑھنی بھول جائے یا سورہ فاتحہ کے فوت ہوجانے کے ڈر سے جان بوجھ کر ثناء اور تعوذ چھوڑ کر امام کی اقتدا میں سورۃ فاتحہ پڑھ لے تو اس کی یہ رکعت بلا شبہ ہوجائے گی۔

امام ابن قدامہ المقدسی تصریح فرماتے ہیں:

(واذا نسی الاستفتاح أو ترکه عمدا حتی شرع فی الإستفادۃ لم یعد إلیها لانه سنة فات محلها وکذلک إن نسی التعوذ حتی شرع فی القراءۃ لم یعد الیه لذلک۔ (المغنی مع شرح الکبیر: ج ۱ ص ۵۱۸

: مفتی جماعت اہل حدیث مولانا ابوالبرکات الدراسی کا فتویٰ

اگر امام صاحب اونچی آواز میں قراءۃ کر رہے ہوں و سبحانک اللہ الھم پڑھان درست نہیں ۔ صرف سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیے جس طرح احادیث سے ثابت ہے ۔ تصدیق محدث زماں استاذی المکرم حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ۔
((فتاوی برکاتیہ : ص۵۸،۵٦

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص335

محدث فتویٰ